السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چہ فرمائید علمائے دین و شرع متین کہ بیع بالوفا عند الشارع جائز است یا نہ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ارباب فطانت و دیانت پر مخفی نہیں کہ رسم و رواج و تعامل بیع الوفا کا قرون ثلاثہ مشہور لہا بالخیر میں نہیں پایا گیا۔ بعد مدت دراز قرون ثلاثہ کے چند علمائے متاخرین بخارا و سمرقند وغیرہ نے صورتیں بیع الوفا کی اختراع کیں اور نکالی ہیں۔ اور قواعد و ضوابط آئمہ اربعہ وغیرہ سے بیع الوفاء کا واضح ہوتا ہے۔ اور جس چیز کی اصل شرع سے پائی نہ جاوے۔ وہ چیز منہی عنہ اور غیر مشروع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد کما اللبخاري وغیرہ من المحدثین ہذا الحدیث معدود وقاعدة من قواعدہ فان معناہ من اخترث فی الدین مالا یشھد لہ اصل من اصولہ فلا یلتفت الیہ وقال النووي شارح مسلم ہذا الحدیث مما یعتنی بحفظہ واستعمالہ فی ابطال المنکرات واشاعة الاستدلال بہ کذالک انتہی مافی فتح الباري شرح البخاري مختصرا

اور باوجود اس احداث و اختراع کے رائے فخر عین کی بھی اس میں مختلف ہے۔ اب بیان اختلاف چند علمائے متاخرین مخترعین کا سنو کہ صدر شہید تاج الاسلام و صدر شہید حسام الدین نے بیع الوفا کو بمنزلہ بیع المکرہ کے گردانا ہے۔ حدیث

اور دوسری وجہ فساد بیع الوفا کی یہ کہ بیع مذکورہ بشرط فتح و استرداد اور واپسی مبعیہ کے منعقد ہوتی ہے۔ حدیث

ترجمہ پھر جبکہ عاقدین نے بیع الوفا کے اندر ما قبل اس کے فسخ کو زکر کیا یعنی شرط کیا یا دونوں نے اس کو بیع غیر لازم گمان کیا تو بیع فاسد ہوگی۔ حدیث

اور ظہیریہ میں ہے کہ اگر شرط مذکور ہوئی بعد عقد کے تو وہ شرط عقد کے ساتھ لاحق ہوگی۔ ابو حنیفہ کے نزدیک اور صاحب ظہیریہ نے یہ زکر نہیں کیا۔ کے شرط مجلس عقد میں ہو یا بعد اس کے یہ در مختار میں مذکور ہے۔ اور کہا صاحب طحاوی و محشی در مختار نے کہ جب شرط فسخ امام کے نزدیک ملحق عقد سے ہوئی بیع فاسد ہوگی۔ اگرچہ بعد مجلس ہو انتہیٰ کلامہ۔

تیسری وجہ فساد کی یہ کہ شرط خیار فسخ کا بیع لوفا میں زیادہ تین دن سے معمول رہا ہے۔ اور زیادہ تین دن سے عام ہے۔ کہ چار دن زیادہ کہ چار مہینے یا چار برس ہو مثلا حالانکہ شرط خیار فسخ کا بیع میں زیادہ تین دین سے نہیں ہے۔ پس اگر زیادہ تین دن سے خیار فسخ کا ہوگا۔ تو بیع فاسد ہوگی۔ چنانچہ اس بات میں تمام متون و شروع فتاوی حنفیہ مظہر و شاہد ہیں۔ اب واضع ہو کہ مجوزین بیع الوفاء نے اس مسئلہ میں مسلک و مذہب اپنے امام کا چھوڑ کر غیر مسلک امام کا اختیار کیا قطع نظر حدیث مذکورہ بالا سے اور سید امام ابو شجاع و علی السقدی نے اس بیع مذکور کو رہن قرار دیا اور رہن ہونے پر دارو مدار رکھا۔ اور جب بیع الوفا بدلیل سابق رہن حقیقتا قرار پایا نزدیک امام حسین ماتریدی و سید ابو شجاع وقاضی علی سفدی کے اور کتاب وثیقہ بیع الوفاء میں شرط نفع لے لینے مشتری اور راہن کے مندرج اور مشروط خالی عن العوض بلا ریب ربوا میں داخل ہے۔ اور عیاں راچہ بیاہ الخ (فتاوی نزیریہ جلد 2 ص 17-18)

(فتاوی ثنائیہ۔ جلد 2۔ صفحہ 147-148)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 14 ص 121

محدث فتویٰ